(7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

فائدہ: مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں (8) "سنن ابي داود"، كتاب الأطعمة، باب في الذباب يقع في الطعام، الحديث: ٣٨٤٤، ص ١٥٠٦. اور سالن کو کام میں لائیں۔

مسئلہ ۳۰: مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سُوئر کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔ (9) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

مسئلہ ۳۱: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔ (1) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

مسئلہ ۳۲: کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہو گئی۔ (2) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

مسئلہ ۳۳: یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۹.

مسئلہ ۳۴: اور اگر وہ سڑ گل کر مٹی ہو گئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہو گئی ہو، جیسے نجس کپڑا، اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (4) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

مسئلہ ۳۵: جس کوئیں کا ڈول مُعیّن ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے۔ (5) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ۳، ص ۲٦۱

مسئلہ ۳۶: ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں، اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔ (6) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ۱، ص ۴۱۷.

مسئلہ ۳۷: ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم و بیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس معین یا ایک صاع کے برابر کر لیں۔ (7) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ۱، ص ۴۱٦.

مسئلہ ۳۸: کوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس

ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وُضو یا غُسل کیا تو نہ وُضو ہوا نہ غُسل، اس وُضو اور غُسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غُسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حَرَج نہیں تیسیراً اسی پر عمل ہے۔ (1) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷، ۴۲۰.

مسئلہ ۳۹: جو کوآں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نَجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کُل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کرلیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے۔ نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کرلینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیز گار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتاسکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسّی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہوا اسی حساب سے پانی نکال لیں کوآں پاک ہو جائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔ (2)

"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰، ص۱۹. و "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطھارة، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۳، ص۲۹۳، ۲۹۴.

مسئلہ ۴۰: جو کوآں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے۔ پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۱: کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کرکے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔ (3) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطھارة، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۳، ص۲۸۹.

مسئلہ ۴۲: مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا۔ یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۸.

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱: آدمی چاہے جنب ہو یا حَیض و نِفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گِھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔ (1) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۳. و "الدرالمختار"

و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص٤٢٤ .

مسئلہ ۲: کسی کے مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کلّی کر کے مونھ پاک کرے اور اگر کلّی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نَجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نَجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج۱، ص۲۵۷. و "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، فصل في بيان احكام السؤر، ص٥.

مسئلہ ۳: معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہوگیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حَلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج۱، ص۲۳، و "الدرا لمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج۱، ص٤٢٥ .

مسئلہ ٤: شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہوجائیں گے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج۱، ص۲۳.

مسئلہ ۵: مرد کو غیر عورت اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذّت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے ، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذّت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حَرَج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرّک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج۱، ص۲۳. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج۱، ص٤٢٤ .

مسئلہ ٦: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۳.

مسئلہ ۷: جو مرغی چُھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونھ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے۔ (2) المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج۱، ص٤٢٥

مسئلہ ۸: یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نَجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے مونھ کی طہارت ہو جائے (مثلاً آبِ جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہوگیا۔ اسی طرح اگر بیل، بھینسے، بکرے نروں نے حسبِ عادت مادہ کا پیشاب سُونگھا اور اس سے ان کا مونھ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونھ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا

پاک۔[3] المرجع السابق.

مسئلہ ۹: گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔[4] "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۳.

مسئلہ ۱۰: سُوئر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔[5] المرجع السابق، ص۲٤.

مسئلہ ۱۱: کُتّے نے برتن میں مونھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار سُکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔[6] "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطھارة، باب الانجاس، ج٤، ص٥٥٩.

مسئلہ ۱۲: مٹکے کو کُتّے نے اوپر سے چاٹا اس میں کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔[7] "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ص۲٤.

مسئلہ ۱۳: اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوّے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سِکھا لیا ہو اور چونچ میں نَجاست نہ لگی ہو تو ان کا جھوٹا پاک ہے۔[8] المرجع السابق.

مسئلہ ۱٤: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔[1] "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ص۲٤. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب المیاہ، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج۱، ص٤۲٦.

مسئلہ ۱۵: اگر کسی کا ہاتھ بلّی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یوہیں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھوڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلافِ اَولیٰ ہوئی۔[2] "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ۲٤.

مسئلہ ۱٦: بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہوگیا اور اگر زبان سے مونھ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔[3] "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ۲٤.

مسئلہ ۱۷: پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔[4] المرجع السابق، ص۲۳، و "التبیین الحقائق"، ج۱، ص۱۰٥.

مسئلہ ۱۸: گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابلِ وُضو ہونے میں شک ہے ولہٰذا اس سے وُضو نہیں ہو سکتا کہ حدث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔[5] "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ص۲٤.

مسئلہ ۱۹: جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وُضو غُسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کلّی کیے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وُضو نا جائز ہے کہ وہ مستعمل ہوگیا۔

مسئلہ ۲۰: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو وغُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں اسی

طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کراہت جائز۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤.

مسئلہ ۲۱: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وُضو و غُسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وُضو و غُسل کرلے اور تیمّم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وُضو پہلے کرلے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمّم کیا پھر وُضو جب بھی حَرَج نہیں اور اس صورت میں وُضو اور غُسل میں نیّت کرنی ضرور اور اگر وُضو کیا اور تیمّم نہ کیا یا تیمّم کیا اور وُضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۲: مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔ (8) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، ج ١، ص ٢٣٥.

مسئلہ ۲۳: مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زِیادہ ہے تو اس سے وُضو ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤.

مسئلہ ۲٤: جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (2) المرجع السابق، ص ٢٣.

مسئلہ ۲۵: گدھے، خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زِیادہ لگا ہو۔ (3) المرجع السابق.

تیمّم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ﴾ (4) پ:٦، المآئدة:٦.

''یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے مونھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔''

حدیث ۱: صحیح بُخاری میں بروایت اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مروی، فرماتی ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدا یا ذات الجیش (5) (بیدا اور ذات الجیش یہ دونوں دو جگہ کے نام ہیں۔ ١٢) میں ہوئے۔ میری ہیکل ٹوٹ گئی۔ (6) (میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا۔) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا

اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمّم کیا اس پر اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔ (1) "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم، الحديث: ٣٣٤، ص ٢٨.

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں بروایت حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

(۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور

(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور

(۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (2) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب المساجد ومواضع الصلاة، الحديث: ١١٦٥، ص ٧٥٩.

حدیث ۳: امام احمد و ابوداود و ترمذی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وُضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غُسل و وُضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ (3) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي ذر الغفاري، الحديث: ٢١٤٢٩، ج ٨، ص ٨٦.

حدیث ٤: ابوداود و دارمی نے ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وُضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنّت کو پہنچا اور تیری نماز ہوگئی اور جس نے وُضو کر کے اعادہ کیا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔ (4) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب التيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت، الحديث: ٣٣٨، ص ١٢٤٨.

حدیث ٥: صحیح بُخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی۔ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا، مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔ (5) "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب... إلخ، الحديث: ٣٤٤، ص ٢٩.

حدیث ٦: صحیحین میں ابوجُہَیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیر جمل (1) مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔١٢ کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور مونھ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ (2) "صحیح

"البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم في الحضر... إلخ، الحديث: ٣٣٧، ص ٢٩.

تیمّم کے مسائل

مسئلہ ۱: جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وُضو وغُسل کی جگہ تیمّم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں: (۱) ایسی بیماری ہو کہ وُضو یا غُسل سے اس کے زِیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وُضو یا غُسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ (3)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.

مسئلہ ۲: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمّم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۳: اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وُضو یا غُسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وُضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرا دے تو بھی تیمّم کرے یو ہیں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وُضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرا دے تو تیمّم کرے۔ (4)

المرجع السابق.

مسئلہ ٤: بے وُضو کے اکثر اعضائے وُضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمّم کرے ورنہ جو حصہ عُضْو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عُضْو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔ (5)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ج١، ص٤٨١.

مسئلہ ۵: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وُضو اور غُسل ضروری ہے تیمّم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمّم کرے یو ہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وُضو یا غُسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمّم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وُضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمّم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.

مسئلہ ٦: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔ (2)

"الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج٣، ص٥٠٩.

مسئلہ ۷: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمّم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وُضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔ (3)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٩.

مسئلہ ۸: اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پُوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۹: اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہوگئی۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جارہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (6) "الفتاوی التاتارخانیة"، کتاب الطهارة، الفصل الخامس في التیمم، نوع آخر في بیان شرائطهم، ج۱، ص۲۳٤.

مسئلہ ۱۱: اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسا ہو کہ پھر دے دے گا وہ پانی ہبہ کر دے (7) (تحفے میں دیدے۔) اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب في فاقد الطهورین، ج۱، ص٤٧٥.

مسئلہ ۱۲: جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہوگئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب في الفرق بین الظن وغلبة الظن، ج۱، ص٤٦٧.

مسئلہ ۱۳: اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وُضو کرکے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کُھلتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا گمان غالب نہیں اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وُضو کرکے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگئی۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب في الفرق بین الظن وغلبة الظن، ج۱، ص٤٦٨.

مسئلہ ۱٤: نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دیگا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود دیا اس کے مانگنے پر دے دیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وُضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وُضو کرکے اعادہ کرلے۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، و "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطهارات، ج۱،

ص۳۳.

مسئلہ ۱۵: اوراگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زِیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقتِ کراہت آجائے۔ اگر تاخیر نہ کی اور تیمّم کر کے پڑھ لی تو ہوگئی۔ (4) "الفتاوی التاتارخانیة"، کتاب الطهارة، الفصل الخامس في التیمم، ج ۱، ص ۲۳۲،۲۳۸.

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمّم جائز ہے۔ (5) "النهر الفائق"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱، ص ۹۹.

(۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا امرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمّم جائز ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱، ص ٤٤٤.

مسئلہ ۱۶: اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے مگر کہتا ہے کہ وُضو کے لیے پانی لو گے تو مار ڈالوں گا یا قید کرادوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وُضو کر کے اعادہ کرلے۔ (2)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

مسئلہ ۱۷: قیدی کو قید خانہ والے وُضو نہ کرنے دیں تو تیمّم کر کے پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

(۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمّم جائز ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۸: اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسّی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دوں گا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمّم کر کے پڑھ لی ہوگئی۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۹: رسّی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال، عمامہ، دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمّم جائز نہیں۔ (6) المرجع السابق.

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غُسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمّم جائز ہے۔ (7) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸، و "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱، ص ٤٤٥.

مسئلہ ۲۰: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمّم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے جائز نہیں۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٤٥.

مسئلہ ۲۱: بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وُضو کرے یا اُس کو پاک کرلے دونوں کام نہیں ہوسکتے تو پانی سے اس کو پاک کرلے پھر تیمّم کرے اور اگر پہلے تیمّم کرلیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمّم کرے کہ پہلا تیمّم نہ ہوا۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٢٩.

مسئلہ ۲۲: مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کرلے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمّم کرے وُضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وُضو کے لیے بھی تو تیمّم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمّم کرے اور زِیادہ ہو تو وُضو کرے۔ (2)

"الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٢٩.

(۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمّم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمّم جائز نہیں۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٩. و

"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج٣، ص٤١٤.

مسئلہ ۲۳: پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زِیادہ دام نہیں تو تیمّم جائز ہے۔ (4) "الفتاوى

الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٩.

(۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔ (5) "البحر الرائق"،

كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٢٤٣، و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج٣، ص٤١٧.

(۹) یہ گمان کہ وُضو یا غُسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمّم جائز ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٦.

مسئلہ ۲۴: وُضو کرکے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وُضو ہوگیا اور وُضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١،

ص٣١.

مسئلہ ۲۵: گہن کی نماز کے لیے بھی تیمّم جائز ہے جب کہ وُضو کرنے میں گہن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٧. مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کہ سرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے سجدہ تلاوت یا سجدۂ شکر یا مسِ مصحف یا باوجود وسعت وقت نماز پنجگانہ یا جمعہ یا جب نے تلاوت قرآن کے لیے تیمم کیا لغو و باطل و ناجائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تہجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے، اگرچہ اُن کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنّتِ مؤکدہ نہیں تو باوجود آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارت قبور یا عیادت مریض یا سونے کے لیے تیمم بدرجۂ اَولیٰ لغو ہے۔'' ("الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج٣،

ص ۵۵۷)

مسئلہ ۲۶: وُضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سُنّتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمّم کرکے پڑھ لے۔(1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۷.

(۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔(2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱.

مسئلہ ۲۷: ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمّم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لیے تیمّم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمّم جائز نہیں۔(3) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: ایک جنازہ کے لیے تیمّم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وُضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وُضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمّم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو وُضو کر سکے تو وہی پہلا تیمّم کافی ہے۔(4) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۹: سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وُضو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمّم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔(5) "الفتاوی الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۵.

مسئلہ ۳۰: جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمّم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسّی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمّم کرکے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔(6) الفتاوی الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۷۹۱.

مسئلہ ۳۱: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمّم کرکے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔(1) "الفتاوی الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۷۹. (جو شخص عین کنارۂ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حُجرے یا زمین پیشِ حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور في المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمّم پُورا نہ ہو بحالِ جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔ ("الفتاوی الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۸۰)

مسئلہ ۳۲: قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لیے تیمّم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔(2) "الفتاوی الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۵.

مسئلہ ۳۳: وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غُسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمّم کرکے نماز پڑھ لے

پھر وُضو یا غُسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔(3) المرجع السابق، ص ۳۱۰.

مسئلہ ۳۴: عورت حَیض و نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمّم کرے۔(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج ۱، ص ۴۴۹.

مسئلہ ۳۵: مُردے کو اگر غُسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمّم کرایا جائے، غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمّم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔(5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ومطلب في قراءة عند الميت، ج ۳، ص ۱۰۵، ۱۱۰.

مسئلہ ۳۶: جنب اور حائض اور میّت اور بے وُضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غُسل کے لیے کافی ہے لا کر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمّم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمّم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مُردے کے غُسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمّم کریں۔(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج ۱، ص ۴۷۴.

مسئلہ ۳۷: دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک کا وُضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہیے۔(1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰.

مسئلہ ۳۸: اگر کوئی ایسی جگہ ہے نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمّم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیّت نماز بجا لائے۔

مسئلہ ۳۹: کوئی ایسا ہے کہ وُضو کرتا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمّم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمّم کرے۔(2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱.

مسئلہ ۴۰: اتنا پانی ملا جس سے وُضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وُضو کر لینا چاہیے اور غُسل کے لیے تیمّم کرے۔(3) "الفتاوى التاتارخانية"، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، ج ۱، ص ۲۵۵.

مسئلہ ۴۱: تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زِیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے مونھ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔(4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰.

مسئلہ ۴۲: وُضو اور غُسل دونوں کا تیمّم ایک ہی طرح ہے۔(5) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ص ۲۸.

مسئلہ ۴۳: تیمّم میں تین فرض ہیں:

(۱) **نیّت:** اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیّت نہ کی تیمّم نہ ہوگا۔(6) "الفتاوى الرضوية"

(الحديقة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۳، ص۳۷۳.

مسئلہ ٤٤: کافر نے اسلام لانے کے لیے تیمّم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیّت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمّم کرے۔ (7) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ٤٥: نماز اس تیمّم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیّت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادتیں مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وُضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔ (1) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ٤٦: جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے سجدۂ شکر کی نیّت سے جو تیمّم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ٤٧: دوسرے کو تیمّم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمّم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ٤٨: نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمّم کیا ہو کہ وُضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمّم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔ (3) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارة،

باب التیمم، ج۱، ص٤٥٥، ٤٥٨.

مسئلہ ٤٩: نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمّم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔

مسئلہ ٥٠: سجدۂ تلاوت کے تیمّم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ٥١: جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غُسل اور وُضو دونوں کے لیے دو تیمّم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیّت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غُسل یا وُضو کی نیّت کی جب بھی کافی ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ٥٢: بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمّم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمّم کرا دے اور اس وقت تیمّم کرانے والے کی نیّت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیّت چاہیے جسے کرایا جا رہا ہے۔ (6) المرجع السابق.

(۲) **سارے مونھ پر ہاتھ پھیرنا:** اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمّم نہ ہوا۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الطھارة، باب التیمم، ج ۳، ص ٤٤٨.

مسئلہ ٥٣: داڑھی اور مونچھوں اور بھووں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونھ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وُضو میں بیان کر دیا بھووں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصۂ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمّم نہ ہوگا۔ (8) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم،

الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ۵۴: عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال دے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ ۵۵: نتھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

مسئلہ ۵۶: ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمّم نہ ہوا۔ یوہیں اگر زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی تیمّم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۷: مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے، بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(۳) **دونوں ہاتھ کا کُہنیوں سمیت مسح کرنا:** اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرّہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمّم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۸: انگوٹھی چھلّے پہنے ہو تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے۔ کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

مسئلہ ۵۹: تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ ۶۰: ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مونھ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمّم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مونھ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اُس کے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلافِ سنّت ہے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

مسئلہ ۶۱: جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کُہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اُس پر مسح کرے اور اگر کُہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

مسئلہ ۶۲: کوئی لُنجھا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمّم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

مسئلہ ۶۳: تیمّم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور مونھ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرّہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونھ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

تیمّم کی سنتیں

(۱) بسم اللہ کہنا۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

(۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔

(۶) پہلے مونھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔

(۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا۔

(۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹) داڑھی کا خلال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پُشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پُشت کا مسح کرے یوہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمّم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلاف سنّت ہوا۔ (1) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج۱، ص۴۳۷۔ و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۰، وغیرہ.

مسئلہ ۱: اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمّم نہ ہوا اگرچہ تمام عُضْو پر ان کو پھیر لیا ہو۔ (2) "خلاصۃ الفتاوی"، کتاب الطھارات، الفصل الخامس في التیمم، ج۱، ص۳۵.

مسئلہ ۲: تیمّم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمّم نہ کرے۔ (3) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج۳، ص۳۷۶.

مسئلہ ۳: خلال کے لیے ہاتھ مارنا ضرور نہیں۔ (4) "البحر الرائق"، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج۱، ص۲۵۳.

کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ ۱: تیمّم اسی چیز سے ہوسکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں (5) "خلاصۃ الفتاوی"، کتاب الطھارات، الفصل الخامس في التیمم، ج۱، ص۳۵ –

مسئلہ ۲: جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثرِ نَجاست جاتا رہا ہو۔ (6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲٦.

مسئلہ ۳: جس چیز پر نَجاست گری اور سُوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں کر سکتے اگرچہ نَجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (7) المرجع السابق، ص ۲۷.

مسئلہ ٤: یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ٥: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمّم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔ (8) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲٦.

مسئلہ ٦: پکّی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گیرو (1) (ایک قسم کی لال مٹی۔) کھریا (2) (ایک قسم کی سفید مٹی۔) مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمّم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷: شورہ جو ہنوز (3) (ابھی تک۔) پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (4)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲٦.

مسئلہ ۸: جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمّم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سینڈھا نمک اس سے جائز ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۷.

مسئلہ ۹: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمّم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (6) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمّم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: مشک و عنبر، کافور، لوبان سے تیمّم جائز نہیں۔ (8) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمّم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چُونے سے بھی ناجائز۔ (9) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۳، ص ٦٥٧

مسئلہ ۱۳: راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔ (10) المرجع السابق، ص ٦٥٦.

مسئلہ ۱٤: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمّم جائز ہے یوہیں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔ (11) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷

مسئلہ ۱۵: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زِیادہ ہو تو تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٧.

مسئلہ ۱۶: زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمّم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونھ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۷: بھیگی مٹی سے تیمّم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۸: مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وُضو یا غُسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر (4) (آلودہ کر کے۔) سکھا لے اور اس سے تیمّم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمّم کر لے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٧.

مسئلہ ۱۹: گدّے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمّم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود نہ ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (6) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج٣، ص٣٠٢.

مسئلہ ۲۰: نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمّم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سُوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٧.

مسئلہ ۲۱: مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونھ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمّم کی نیّت سے مونھ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمّم ہو گیا۔ (8) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۲: گچ کی دیوار پر تیمّم جائز ہے۔ (9) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٣.

مسئلہ ۲۳: مصنوعی مُردہ سنگ (10) "الفتاوى الرضوية"، (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج٣، ص٦٥٤. سے تیمّم جائز نہیں۔ (11) سفید رنگ کا پتھر جو دواؤں میں کام آتا ہے۔

مسئلہ ۲۴: مونگے یا اس کی راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔ (12) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٢. تبیین الحقائق، معراج الدرایہ، توشیح، عنایہ، محیط، خزانۃ الفتاوٰی، بحر الرائق، نہر الفائق، فتاوٰی عالمگیری، فتاوٰی رضویہ وغیرہا عامہ کتب میں صراحۃً لکھا ہے کہ مرجان (یعنی مونگے) سے تیمّم کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے فتاوٰی رضویہ (جدید)، ج۳، ص۶۸۴ تا ۶۸۸ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۵: جس جگہ سے ایک نے تیمّم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمّم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔ (1) "منية المصلي"، بيان التيمم وطهارة الأرض، ص٥٨. و "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، ج٣، ص٧٣٨.

مسئلہ ۲۶: تیمّم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمّم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمّم نہیں کر سکتا۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۱: جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے یا غُسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی

پر قادر ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا۔ (3)

مسئلہ ۲: مریض نے غُسل کا تیمّم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ غُسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمّم جاتا رہا۔ (4)

مسئلہ ۳: کسی نے غُسل اور وُضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمّم کیا تھا پھر وُضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وُضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ وُضو نقصان نہ کرے گا اور غُسل سے ضرر ہوگا تو صرف وُضو کے حق میں تیمّم جاتا رہا غُسل کے حق میں باقی ہے۔ (5)

مسئلہ ٤: جس حالت میں تیمّم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمّم پائی گئی تیمّم ٹوٹ گیا جیسے تیمّم والے کا ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمّم جاتا رہا۔ یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

مسئلہ ۵: اتنا پانی ملا کہ وُضو کے لیے کافی نہیں ہے یعنی ایک مرتبہ مونھ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وُضو کا تیمّم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا یوہیں غُسل کے تیمّم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غُسل نہیں ہو سکتا تو تیمّم نہیں گیا۔ (6)

مسئلہ ٦: ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رُکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اُترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسّی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمّم نہیں ٹوٹا۔ (1)

مسئلہ ۷: پانی کے پاس سے سوتا ہوا گذرا تیمّم نہیں ٹوٹا۔ (2) ہاں اگر تیمّم وُضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وُضو جاتا رہے تو بیشک تیمّم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گذرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گذرا اور پانی کی اطلاع ہوگئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۸: پانی پر گزرا اور اپنا تیمّم یاد نہیں جب بھی تیمّم جاتا رہا۔ (3)

مسئلہ ۹: نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وُضو کرے پھر تیمّم کرے اور نماز لوٹائے۔ (4)

مسئلہ ۱۰: نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمّم نہ گیا۔ (5)

مسئلہ ۱۱: چند شخص تیمّم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وُضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وُضو کرلے سب کا تیمّم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے

---

(3) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٢٩.

(4) المرجع السابق.

(5) المرجع السابق.

(6) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠. و "الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٧٨.

(1) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠.

(2) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠.

(3) المرجع السابق.

(4) "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمم، ج١، ص٣٤.

(5) "الفتاوی التاتارخانية"، کتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، ج١، ص٢٥١.

وضو کرلو تو کسی کا بھی تیمّم نہ ٹوٹے گا۔ یو ہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمّم نہ گیا۔ (6)

"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳۰.

مسئلہ ۱۲: پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمّم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمّم کرے۔ یو ہیں بیماری کی وجہ سے تیمّم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمّم کرے۔ (7)

المرجع السابق، ص ۲۹۔ ۳۰.

مسئلہ ۱۳: کسی نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھولے اب غُسل کا تیمّم کیا پھر بے وُضو ہوا اور وُضو کا بھی تیمّم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وُضو بھی کرلے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھولے تو دونوں تیمّم وُضو اور غُسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وُضو ہوسکتا ہے نہ وہ جگہ دُھل سکتی ہے تو دونوں تیمّم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دُھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وُضو ہوسکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وُضو کا تیمّم جاتا رہا اس سے وُضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وُضو نہیں کرسکتا تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا وُضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کرسکتا ہے چاہے وُضو کرے چاہے اسے دھولے تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھولے اور وُضو کا تیمّم باقی ہے۔ (1)

"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۹.

مَوزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱: امام احمد وابوداود نے مُغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مَوزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یارسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا: ''بلکہ تُو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔'' (2) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين الحديث: ١٥٦، ص ١٢٣٣.

حدیث ۲: دار قُطنی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن، تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات مَوزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جب کہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (3) "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في المسح على الخفين... إلخ، الحديث: ٧٣٧، ج ١، ص ٢٧٠.

حدیث ۳: ترمذی ونسائی صَفوان بن عَسّال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے، ولیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (4) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر... إلخ، الحديث: ٩٦، ص ١٦٤١.

حدیث ۴: ابوداود نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا، بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (5) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كيف المسح، الحديث: ١٦٢، ص ١٢٣٤.

حدیث ۵: ابوداود و ترمذی راوی کہ مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مَوزوں کی پُشت پر مسح فرماتے۔ (1) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الخفين ظاهرهما، الحديث: ٩٨، ص ١٦٤٢.

مَوزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وُضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے، جائز ہے، اور بہتر پاؤں دھونا ہے، بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں، جو قریب تواتر کے ہیں، اسی لیے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے، اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہلسنّت و جماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا: تَفضِيلُ الشَّيخَينِ وَحُبُّ الخَتَنَينِ وَمَسحُ الخُفَّينِ یعنی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق و امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المومنین عثمانِ غنی و امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور مَوزوں پر مسح کرنا۔ (2) "غنية المتملي شرح منية المصلي"، فصل في المسح على الخفين، ص ١٠٤.٩) اور ان تینوں باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سُنّی ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے، شے لازمِ علامت نہیں ہوتی جیسے حدیثِ صحیح بُخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی: ((سِيمَا هُمُ التَّحلِيقُ)) ان کی علامت سر مُنڈانا ہے۔ (3) "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قراءة

الفاجر... إلخ، الحديث: ٧٥٦٢، ص ٦٣١. اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔ (4) "غنية المتملي"، فصل في المسح على الخفين، ص ١٠٤.

مسئلہ ۱: جس پر غُسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج ١، ص ٤٩٥.

مسئلہ ۲: عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں (6) "الفتاوى الهندية"، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٦.

مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زِیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو، ایک اُنگل کم ہو، جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب في المسح على الخفين، ج ١، ص ٤٨٨، ٤٩١.

مسئلہ ۳: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔ (2) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج ٤، ص ٣٤٥.

(۴) وُضو کر کے پہنا ہو، یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوُضو ہو خواہ پورا وُضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے، بعد میں وُضو پورا کر لیا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج ١، ص ٤٨٨.

مسئلہ ٤: اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونھ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وُضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وُضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔ (4) "الفتاوى التاتارخانية"، كتاب الطهارة، المسح على الخفين، ج ١، ص ٢٧٣.

مسئلہ ۵: بے وُضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دُھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضائے وُضو دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج ١، ص ٣٣.

مسئلہ ٦: وُضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا، یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: اعراب قولهم الا ان يقال، ج ١، ص ٥٠٢.

مسئلہ ۷: تیمّم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح

علی الخفین، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

مسئلہ ۸: معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے، جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے۔ (1) "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، باب المسح علی الخفین، ص ٣١.

(۵) نہ حالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔

مسئلہ ۹: جنب نے جنابت کا تیمم کیا اور وُضو کرکے موزہ پہنا، تو مسح کر سکتا ہے، مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔ (2) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

مسئلہ ۱۰: جنب نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وُضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔ (3) المرجع السابق.

(۶) مدّت کے اندر ہو، اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیّت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا۔ اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کرلے۔ (6) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج١، ص٣٤.

(۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو، یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین اُنگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین اُنگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین اُنگل یا زِیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: موزہ پھٹ گیا یا سِیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (8) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں، بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔ (9) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی جا سکے اوران سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے، تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج۱، ص۳٤.

مسئلہ۱۶: ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (2) الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج۱، ص۳٤.

مسح کا طریقہ: یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پُشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پُشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لے جائے اور سنّت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔ (3) المرجع السابق، ص۳۳.

مسئلہ ۱۷: انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے، ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کرلے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں۔ (4) "غنیۃ المتملي"، فصل في مسح علی الخفین، ص۱۱۰.

مسئلہ ۱۸: مسح میں فرض دو ہیں

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا (5)۔ "مراقي الفلاح شرح نور الإیضاح"، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الخفین، ص۳۱.

مسئلہ ۱۹: ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل، تو مسح نہ ہوا۔ (6) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الخامس في المسح علی الخفین، ج۱، ص۳۲.

مسئلہ ۲۰: موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا، تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۱: پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنّت ہے۔ (7) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الخامس في المسح علی الخفین، ج۱، ص۳۲.

مسئلہ ۲۲: انگلیوں کی پُشت سے مسح کیا، یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا، یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا، یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں، یا ہتھیلی سے مسح کیا، تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا، مگر سنّت کے خلاف ہوا۔ (8) "غنیۃ المتملي"، فصل في مسح علی الخفین، ص۱۰۹.

مسئلہ ۲۳: اگر ایک ہی انگل سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کرکے تین جگہ مسح کیا، جب بھی ہو گیا، مگر سنّت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا، تو مسح نہ ہوا۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج۱، ص۳۲.

مسئلہ ۲٤: انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک برابر ٹپکتا رہا، تو مسح ہو ا ورنہ نہیں۔ (2) المرجع السابق، ص۳۳.

مسئلہ ۲۵: موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں، اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا، اور اگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچادیں اور اب مسح کیا تو ہوگیا، مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا، فوراً مسح جاتا رہے گا۔ (3) "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص ۱۱۸.

مسئلہ ۲۶: مسح میں نہ نیّت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنّت، ایک بار کرلینا کافی ہے۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳٦.

مسئلہ ۲۷: موزے پر پاتابہ پہنا اور اس پاتابہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہوگیا، ورنہ نہیں۔ (5)

"الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۲.

مسئلہ ۲۸: موزے پہن کر شبنم میں چلا، یا اس پر پانی گر گیا، یا مینھ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہوگیا، تو مسح ہوگیا، ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۳.

مسئلہ ۲۹: انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں، عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔ (7) "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج ٤، ص ۳٤۷. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: إعراب قولهم إلا ان يقال، ج ۱، ص ۵۰۳.

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۱: جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ (8) "الهداية"، كتاب الطهارات، باب المسح على الخفين، ج ۱، ص ۳۱.

مسئلہ ۲: مدت پوری ہوجانے سے مسح جاتا رہتا ہے، اور اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں، اور بہتر یہ ہے کہ پورا وُضو کرلے۔ (9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج ۱، ص ۵۰۸.

مسئلہ ۳: مسح کی مدت پوری ہوگئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے، اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔ (1)

"الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳٤.

مسئلہ ٤: موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو، یوہیں اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہوجائے تو جاتا رہا، موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں، ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳٤. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب مسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج ۱، ص ۵۰۸.

مسئلہ ۵: موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔ ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔(3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص ٣٤.

مسئلہ ٦: موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زِیادہ حصہ دُھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زِیادہ پاؤں دھل گیا، تو مسح جاتا رہا۔(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج١، ص٥١٢.

مسئلہ ۷: پائتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری مَوزوں تک پہنچی تو پائتابوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ ۸: اعضائے وُضو اگر پھٹ گئے ہوں، یا ان میں پھوڑا، یا اور کوئی بیماری ہو، اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو، یا تکلیف شدید ہوتی ہو، تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے، اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو، تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے، اور جو یہ بھی مُضِر ہو، تو معاف ہے، اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں، اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔(5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٥، و "شرح الوقاية"، كتاب الطهارة، بيان جواز المسح على الجبيرة، ج١، ص١١٧.

مسئلہ ۹: کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے سے، یا کھولنے سے ضرر ہو، یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو، تو اس پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود عُضْو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرداگرد، اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں، اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرلیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عُضْو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرلے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عُضْو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے، غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٥.

مسئلہ ۱۰: ہڈّی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔(2) "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، باب المسح على الخفين، فصل في الجبيرة ونحوها، ص٣٦.

مسئلہ ۱۱: تختی یا پٹی کُھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے، اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔(3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في لفظ كل إذا دخلت ... الجزء ج١، ص٥١٩.

حَیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًی لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴾ (4)

پ ۲، البقرة: ۲۲۲.

''اے محبوب تم سے حَیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرمادو وہ گندی چیز ہے تو حَیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔''

حدیث ۱: صحیح مسلِم میں اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حَیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابۂ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیۂ ﴿ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جماع کے سوا ہر شے کرو۔'' اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں، اس پر اُسَید بن حُضَیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ (1)

صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحدیث: ٦٩٤، ص ٧٢٨.

حدیث ۲: صحیح بُخاری میں ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف (2) (مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔ ۱۲منہ) میں پہنچے مجھے حَیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟'' عرض کی ہاں، فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔'' اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ (3)

"صحیح البخاري"، کتاب الحیض، باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، الحدیث: ۲۹٤، ص ۲٥.

حدیث ۳: صحیح بُخاری میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا حَیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے؟ اور جب عورت جُنب ہو تو مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حَرَج نہیں، مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حَیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھا کرتیں اور حضور معتکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔

(4) "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، الحديث: ٢٩٦، ص٢٦.

حدیث ٤: صحیح مسلِم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانۂ حَیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حَیض میں، میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونھ لگا تھا۔ (5) "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٦٩٢، ص٧٢٨.

حدیث ٥: صحیحین میں اُنھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔ (6) "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، الحديث:٢٩٧، ص٢٦.

حدیث ٦: صحیح مسلِم میں اُنھیں سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ: ''ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلّٰی اٹھا دینا'' عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ: ''تیرا حَیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔'' (7) "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٦٨٩، ص٧٢٨.

حدیث ٧: صحیحین میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ (1) "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الصلاة في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ٣٢٩٠، ج٢، ص٣٣٨.

حدیث ٨: ترمذی وابنِ ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حَیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے کُفران کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتاری گئی۔'' (2) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية إتيان الحائض، الحديث: ١٣٥، ص ١٦٤٧.

حدیث ٩: رزین کی روایت ہے کہ مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میری عورت جب حَیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا: ''تہبند (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔'' (3) "مشكاة المصابيح"، كتاب الطهارة، باب الحيض، الفصل الثاني، الحديث: ٥٥٢، ج ١، ص ١٨٥.

حدیث ١٠: اَصحابِ سُننِ اَربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حَیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔'' (4) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في اتيان الحائض، الحديث: ٢٦٦، ص ١٢٤١. ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا: ''جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔'' (5) "جامع الترمذي"، كتاب الطهارة، باب ماجاء في الكفارة في ذالك، الحديث: ١٣٧، ص ١٦٤٧.

حَیض کی حکمت: عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل

اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا، وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قِسم قِسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حَیض کے مسائل

مسئلہ ۱: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حَیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو اِستحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نِفاس کہتے ہیں۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج ۱، ص ۳۶۔۳۸.

مسئلہ ۲: حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حَیض نہیں ،اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳.

مسئلہ ۳: ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حَیض نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا ،اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حَیض ہے اگر چہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضرور نہیں، مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے، ان کے ماسوا، اگر اَور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات ہو گا اگر چہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو، یا پہر بھر سے زِیادہ دن آگیا ہو، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳.

مسئلہ ۴: دس رات دن سے کچھ بھی زِیادہ خون آیا تو اگر یہ حَیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حَیض ہے بعد کا اِستحاضہ اور اگر پہلے اُسے حَیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زِیادہ ہو، اِستحاضہ ہے، اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن، تو کل حَیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حَیض کے باقی سات دن اِستحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حَیض کے ہیں باقی اِستحاضہ۔ (3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج ۱، ص ۳۷.

مسئلہ ۵: یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے، جب بھی حَیض ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳.

مسئلہ ۶: کم سے کم نو برس کی عمر سے حَیض شروع ہو گا اور انتہائی عمر حَیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ (5) "بدائع الصنائع"، كتاب الطهارة، فصل: ثم الكلام يقع في تفسير الحيض... إلخ، ج ۱، ص ۱۵۷. و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶.

مسئلہ ۷: نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے اِستحاضہ ہے، یوہیں پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے، ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حَیض ہے۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٦.

مسئلہ ۸: حمل والی کو جو خون آیا اِستحاضہ ہے، یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا، اور ابھی آدھے سے زِیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ اِستحاضہ ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٢٤.

مسئلہ ۹: دو حَیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے، یوہیں نِفاس و حَیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نِفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ اِستحاضہ ہے۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: حَیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرجِ خارِج میں آگیا، تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرجِ خارِج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حَیض والی نہ ہوگی۔ نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٦.

مسئلہ ۱۱: حَیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حَیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حَیض ہے اور عادت سے بعد والے اِستحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حَیض باقی اِستحاضہ۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٧.

مسئلہ ۱۳: گدّی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سُوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدتِ حَیض میں حَیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی، سُوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حَیض نہیں۔ (7) المرجع السابق، ص٣٦.

مسئلہ ۱۴: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا، اس روز سے دس دن تک حَیض اور بیس دن اِستحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے، یہی قاعدہ برتے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مبحث في مسائل المتحيرة، ج١، ص٥٢٦.

مسئلہ ۱۵: اور اگر اس سے پیشتر حَیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حَیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حَیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں اِستحاضہ۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مبحث في مسائل المتحيرة، ج١، ص٥٢٦.

مسئلہ ۱۶: جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں، یا آیا مگر تین دن سے کم آیا، تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی، اور اگر ایک بار تین

دن رات خون آیا، پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حَیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔ (3) "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج ۱، ص ٥٢٤.

مسئلہ ۱۷: جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حَیض کے سمجھے بیس دن اِستحاضہ۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج ۱، ص ٥٢٥.

مسئلہ ۱۸: کسی عورت کو ایک بار حَیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہر کے، مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حَیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غُسل کرے اور نماز پڑھے، اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وُضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں اُنیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے، اور ان بیس یا ان اُنیس دن میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار، تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غُسل کرکے، اور اس کے بعد آٹھ دن تک وُضو کر کے نماز پڑھے، اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے،

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں، مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں، تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وُضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن اَور وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وُضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے، پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غُسل کرے۔

اور اگر حَیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وُضو کر کے نماز پڑھے، جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک، پھر ہمیشہ ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حَیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور ستائیس دن تک ہر وقت غُسل کرے، یوہیں چار دن یا پانچ دن حَیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وُضو کرے، باقی دنوں میں غُسل،

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حَیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی، تو ستائیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غُسل کر لے،

اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا، تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے، اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے،

اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں، تو دو پہلے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے، اور اس کے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غُسل کر کے پڑھے، اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وُضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غُسل کرے، اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے، اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وُضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غُسل کر کے، اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غُسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حَیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حَیض کے دنوں سے دُونے ہیں یا دُونے سے کم، یا دُونے سے زِیادہ، اگر دُونے سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حَیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے، اور جن کے حَیض ہونے نہ ہونے، دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر دُونے یا دُونے سے زِیادہ ہوں تو حَیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر ہر وقت میں غُسل کرے، اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہارت کے، نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں، تو جی میں سوچے، جو پہلو جمے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی، تو ہر نماز کے لیے غُسل کرے اور فرض و واجب و سنّت موکدہ پڑھے، مستحب اور نفل نہ پڑھے، اور فرض روزے رکھے، نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حَیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں، جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا، مسجد میں جانا، سجدۂ تلاوت وغیرہا۔

مسئلہ ۱۹: جس عورت کو نہ پہلے حَیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زِیادہ، خون آ کر بند ہو گیا، پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حَیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔ (1)

(1) "فتح القدير"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ١٥٦.

مسئلہ ۲۰: جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حَیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حَیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے، مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے، اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زِیادہ مدت یعنی سات دن حَیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔ (2)

(2) "فتح القدير"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ١٥٧. و "تبيين الحقائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ١٨٠.

مسئلہ ۲۱: کسی کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ

دسوں دن حَیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حَیض ہے باقی اِستحاضہ ورنہ دس دن حَیض کے باقی اِستحاضہ۔ (3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٧.

مسئلہ ۲۲: کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حَیض ہو، اب اس سے ایک دن پیشتر خون آ کر بند ہوگیا، پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارھویں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں، ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حَیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی، مگر حَیض کے دن مُعیّن نہ تھے، تو یہ دسوں دن خون نہ آنے کے، حَیض ہیں۔

مسئلہ ۲۳: جس عورت کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہوگیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا، تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے، حَیض ہے، اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حَیض کے دن شمار کر لے۔ ورنہ شروع سے دس دن تک حَیض اور پچھلی مرتبہ کا خون اِستحاضہ۔

مسئلہ ۲۴: کسی کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہوگیا اور اس کی عادت اس سے زِیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات حَیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ ۲۵: تین دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا، تو نہ پہلی مرتبہ کا حَیض ہے نہ یہ، بلکہ دونوں اِستحاضہ ہیں۔

نِفاس کا بیان

نِفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے، اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۱: نِفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نِفاس ہے اور زِیادہ سے زِیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے، اور نِفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زِیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زِیادہ باہر آ جانا ہے۔ (1)

"الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

مسئلہ ۲: کسی کو چالیس دن سے زِیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے، یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس دن رات نِفاس ہے باقی اِستحاضہ، اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نِفاس ہے اور جتنا زِیادہ ہے وہ اِستحاضہ، جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نِفاس کے ہیں اور پندرہ اِستحاضہ کے۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۳: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نِفاس نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔ (3) "الفتاوی التاتارخانية"، كتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، ج١، ص٣٩٣.

مسئلہ ٤: حمل ساقط ہوگیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں، تو یہ خون نِفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حَیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی

بند ہو گیا، یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو اِستحاضہ ہے۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

مسئلہ ۵: پیٹ سے بچہ، کاٹ کر نکالا گیا، تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نِفاس ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ٦: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا اِستحاضہ ہے بعد والا نفاس، یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عُضْو بن چکا ہو، ورنہ پہلے والا اگر حَیض ہوسکتا ہے تو حَیض ہے نہیں تو اِستحاضہ۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

مسئلہ ۷: حمل ساقط ہوا، اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عُضْو بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عُضْو کا بننا نہ بننا معلوم ہو جاتا، یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عُضْو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا، تو اسے حَیض کے حکم میں سمجھے، کہ حَیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے، اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد، اور باقی وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔ (2) "الفتاوی التاتارخانية"، كتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، ج١، ص٣٩٤.

مسئلہ ۸: جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے، تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نِفاس سمجھا جائے گا، پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نِفاس ہے، پھر اِستحاضہ، اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا، اِستحاضہ ہے نِفاس نہیں، مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔ (3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

مسئلہ ۹: جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے، یو ہیں دوسرے اور تیسرے میں، اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو، جب بھی نِفاس پہلے ہی سے ہے (4) المرجع السابق. ، پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نِفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا اِستحاضہ ہے، مگر ان کے بعد بھی غُسل کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۰: اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نِفاس ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نِفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

مسئلہ ۱۲: اس کے رنگ کے متعلق وہی اَحکام ہیں جو حَیض میں بیان ہوئے۔ (7) المرجع السابق، ص٣٦.

حَیض و نِفاس کے متعلق احکام

مسئلہ ۱: حَیض و نِفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی، اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا

حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (1) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص ٣٩

مسئلہ ۲: کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ (2) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص ٣٩.

مسئلہ ۳: جزدان میں قرآنِ مجید ہو تو اُس جزدان کے چھونے میں حَرَج نہیں۔ (3) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص ٣٩.

مسئلہ ٤: اس حالت میں کُرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے، اوڑھے ہوئے ہے، قرآنِ مجید چُھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآنِ مجید و کتبِ دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب اَحکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے، جن کا بیان غُسل کے باب میں گزرا۔

مسئلہ ٥: معلّمہ کو حَیض یا نِفاس ہوا، تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨.

مسئلہ ٦: دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے بِالْکُفَّارِ مُلْحِق تک دعائے قنوت ہے۔ (5) "تنوير الأبصار"، كتاب الطهارة، ج ١، ص ٣٥١.

مسئلہ ۷: قرآنِ مجید کے علاوہ اَور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وُضو یا کُلّی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حَرَج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حَرَج نہیں۔

مسئلہ ۸: ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨.

مسئلہ ۹: ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨.

مسئلہ ۱۰: اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے، مگر اسے چاہیے کہ تیمّم کرلے، یوہیں مسجد میں پانی رکھا ہے، یا کوآں ہے اور کہیں اَور پانی نہیں ملتا تو تیمّم کر کے جانا جائز ہے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨.

مسئلہ ۱۱: عیدگاہ کے اندر جانے میں حَرَج نہیں۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳: خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو انکے لیے حرام ہے۔ (3)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨.

مسئلہ ١٤: اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في

الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ١، ص ٥٣٢.

مسئلہ ۱۵: ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں، اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۶: نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حَیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ (6) الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨.

مسئلہ ۱۷: نماز پڑھتے میں حَیض آ گیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (7) المرجع السابق، و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الطهارة، ج ٤، ص ٣٤٩. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء... إلخ، ج ١، ص ٥٣٣.

مسئلہ ۱۸: نماز کے وقت میں وُضو کر کے اتنی دیر تک ذِکرِ الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔ (8) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٨.

مسئلہ ۱۹: حَیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وُضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں، پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے، ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غُسل کر لیا تھا، تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں، قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

مسئلہ ۲۰: جس عورت کو تین دن رات کے بعد حَیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے، یا نِفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غُسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ٥٣٧. و "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ٤، ص ٣٦٥.

مسئلہ ۲۱: عادت کے دنوں سے خون مُتجاوِز ہو گیا، تو حَیض میں دس دن اور نِفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے، اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، ج ١، ص ٥٢٤.

مسئلہ ۲۲: حَیض یا نِفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخرِ وقتِ مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے، تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب

الطھارۃ، باب الحیض، ج۱، ص۵۳۸.

مسئلہ ۲۳: حَیض پورے دس دن پر، اور نِفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی، نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا، اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔ (4)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ومطلب: لو أفتی مفت بشيء... إلخ، ج۱، ص۵٤۲.

مسئلہ ۲٤: اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبحِ صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہالے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیّت کرلے اور صبح کو نہالے، اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا، پینا حرام ہے۔ (1) "البحر الرائق"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج۱، ص۳۵۵.

مسئلہ ۲۵: روزے کی حالت میں حَیض یا نِفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا، اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نَفل تھا تو قضا واجب۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب: لو أفتی مفت بشيء...

إلخ، ج۱، ص۵۳۳.

مسئلہ ۲٦: حَیض و نِفاس کی حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (3)

مسئلہ ۲۷: سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حَیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حَیض کا حکم دیا جائے گا، عشاء کی نماز نہیں پڑھی "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السادس في الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۸. و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب: لو أفتی مفت بشيء... إلخ، ج۱، ص۵۳۲. تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب: لو أفتی مفت بشيء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۳.

مسئلہ ۲۸: حَیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حَیض کا نہیں، تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۲۹: ہم بستری یعنی جماع، اس حالت میں حرام ہے۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السادس في

الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۹.

مسئلہ ۳۰: ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کرلیا تو سخت گنہگار ہوا، اس پر توبہ فرض ہے، اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار، اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مُستَحَب۔ (6) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب

السیر، الباب التاسع في أحکام المرتدین، ج۲، ص۲۷۳، کتاب الطھارۃ، الباب السادس... إلخ، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۹، و "الفتاوی

الرضویۃ" (الحدیثۃ)، ج٤، ص۳۵٦.

مسئلہ ۳۱: اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْو سے چھونا جائز نہیں، جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ١، ص ٥٣٤.

مسئلہ ۳۲: ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حَرَج نہیں، یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔ (8) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٩.

مسئلہ ۳۳: اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے، بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ١، ص ٥٣٤، و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ٤، ص ٣٥٥.

مسئلہ ۳۴: اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (2) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ٣٤٤.

مسئلہ ۳۵: اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ۔

مسئلہ ۳۶: پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٩.
ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غُسل نہ کیا ہو، مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ (3)

مسئلہ ۳۷: دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غُسل نہ کرلے، یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے، جماع جائز نہیں، اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے، یا غُسل کرلے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۸: عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہوگیا تو اگرچہ غُسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا، تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کردے، مگر جماع کے لیے ایک دن اَور انتظار کرنا واجب ہے۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٩.

مسئلہ ۳۹: حَیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غُسل کرے اور غُسل کا تیمّم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمّم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غُسل نہ کیا، صحبت جائز ہے۔ (6) المرجع السابق.

فائدہ: ان باتوں میں نِفاس کے وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے ہیں۔

مسئلہ ٤٠: نِفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حَرَج نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کردیتی ہیں، بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں، یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بے ہُودہ رسموں سے اِحتیاط لازم، اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلّہ پورا نہ ہولے، اگرچہ نِفاس ختم ہولیا ہو، نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں، یہ محض جہالت ہے۔ جس وقت نِفاس ختم ہوا، اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کردیں، اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمّم کرلیں۔ (1) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج٤، ص٣٥٥۔٣٥٦.

مسئلہ ٤١: بچہ ابھی آدھے سے زِیادہ پیدا نہیں ہوا، اور نماز کا وقت جارہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زِیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہوجائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہوسکے، اشارے سے پڑھے، وُضو نہ کرسکے، تیمّم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گنہ گار ہوئی، توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب في حکم وطء المستحاضۃ... إلخ، ج١، ص٥٤٥.

اِستحاضہ کا بیان

حدیث ١: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنتِ ابی حُبَیش رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے اِستحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: ''نہ، یہ تو رَگ کا خون ہے، حَیض نہیں ہے، تو جب حَیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔'' (3) "صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب المستحاضۃ وغسلھا وصلا تھا، الحدیث: ٧٥٣، ص٧٣٢.

حدیث ٢: ابوداود و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنتِ ابی حُبَیش رضی اللہ تعالٰی عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب حَیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وُضو کر اور نماز پڑھ، کہ وہ رَگ کا خون ہے۔'' (4) "سنن أبي داود"، کتاب الطھارۃ، باب إذا أقبلت الحیضۃ تدع الصلاۃ، الحدیث: ٢٨٦، ص١٢٤٣.

حدیث ٣: اِمام مالِک و ابوداود و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا، اس کے لیے ام المومنین اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ: ''اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حَیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے، مہینے میں انھیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں، تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔'' (5) "الموطأ" لإمام مالك، کتاب الطھارۃ، باب المستحاضۃ، الحدیث: ١٤٠، ج١، ص٧٧.

حدیث ٤: ابوداود و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا: ''جن دنوں میں حَیض آتا تھا، ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وُضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔'' (1) "جامع الترمذي"، أبواب الطھارۃ، باب ماجاء أن المستحاضۃ تتوضأ لکل صلاۃ، الحدیث: ١٢٦، ص١٦٤٩.

اِستحاضہ کے احکام

مسئلہ ۱: اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

مسئلہ ۲: اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وُضو کرکے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت، شروع سے آخر تک، اسی حالت میں گزر جانے پر، اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (3) المرجع السابق، ص ٤١.

مسئلہ ۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کرکے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ٤: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا، کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی، مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا، تو عذر ثابت ہوگیا۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب في أحکام المعذور، ج ۱، ص ٥٥٤.

مسئلہ ٥: جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے، معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کرکے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یوہیں تمام بیماریوں میں، اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی، جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ (6) "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب الحیض، ج ۱، ص ۳۷٦.

مسئلہ ٦: نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی، اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو اِستحاضہ یا بیماری سے وُضو جاتا رہتا ہے، غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی اِستحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی، اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وُضو کرکے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ٤٠.

مسئلہ ۷: خون بہتے میں وُضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہوگیا اور اسی وُضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے، یوہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا، جب بھی اعادہ کرے۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع،

ج ١، ص ٤١.

مسئلہ ۸: فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا، کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (3) "الدرالمختار"، و"ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب في أحکام المعذور، ج ١، ص ٥٥٥. و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٤١.

مسئلہ ۹: وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وُضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وُضو نہیں ٹوٹا یونہیں اگر وُضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وُضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت (4) اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وُضو کے اندر بھی پائی گئی بعد کو ختم وقت ثانی تک نہیں دوسرا یہ کہ وُضو کے اندر بھی نہ پائی گئی صرف پہلے پائی گئی پہلی صورت میں وہ وُضو وُضوئے معذور تھا لیکن جب کہ اس کے بعد انقطاع تام ہوگیا معذور نہ رہا تو وُضوئے معذور ختم وقت انقطاع مستمر رہا تو خروج وقت سے نہ ٹوٹے گا اگرچہ وقت دوم میں منقطع نہ بھی ہو تاوقت دوم میں انقطاع کا ذکر اس لیے ہے کہ حکم دونوں صورتوں کو شامل ہو۔۱۲ منہ جانے سے وُضو نہ ٹوٹے گا۔ (5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٤١.

مسئلہ ۱۰: اور اگر اس وقت میں وُضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وُضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی، یا وُضو کے اندر پائی گئی، اور وُضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی، مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وُضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے۔

مسئلہ ۱۱: معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔ (1) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب في أحکام المعذور، ج ١، ص ٥٥٧.

مسئلہ ۱۲: معذور نے کسی حدث کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے، پھر وُضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وُضو جاتا رہا، جیسے اِستحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وُضو کے آیا تو وُضو ٹوٹ گیا (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٤١. اور اگر وُضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وُضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۳: معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وُضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا، یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آرہا تھا، اب دوسرے دانہ سے آیا وُضو ٹوٹ گیا۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے، اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب، اور درہم سے کم ہے تو سنّت، اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۶: اِستحاضہ والی اگر غُسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وُضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غُسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وُضو کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غُسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے، اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے، اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ ۱۷: کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں، تو نہ اس کی وجہ سے وُضو ٹوٹے، نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔ (6) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطھارة، فصل في المعذور، ج٤، ص ٣٧١

نَجاستوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح بُخاری و مسلِم میں اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حَیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ''جب تم میں کسی کا کپڑا حَیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے، تب اُس میں نماز پڑھے۔'' (1) "صحیح البخاري"، کتاب الحیض، باب غسل دم المحیض، الحدیث: ٣٠٧، ص ٢٦.

حدیث ۲: صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ (2) "صحیح البخاري"، کتاب الوضوء، باب غسل المني... إلخ، الحدیث: ٢٣٠، ص ٢١.

حدیث ۳: صحیح مسلِم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رُسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو مَل ڈالتی، پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (3) "صحیح مسلم"، کتاب الطھارة، باب حکم المني، الحدیث: ٦٦٨، ٦٦٩، ص ٧٢٧.

حدیث ۴: صحیح مسلِم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''چمڑا جب پکالیا جائے، پاک ہو جائے گا۔'' (4) "صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب طھارة جلود المیتة بالدباغ، الحدیث: ٨١٢، ص ٧٣٦.

حدیث ۵: اِمام مالِک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ''کہ مُردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔'' (5) "الموطأ" لإمام مالك، کتاب الصید، باب ماجاء في

حلود الميتة، الحديث: ۱۱۰۷، ج۲، ص٥٤.

حدیث ٦: امام احمد وابوداود ونسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ (6) "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في حلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣٢، ص١٥٢٤.

حدیث ۷: دوسری روایت میں ہے ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (7) "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في حلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣١، ص١٥٢٤.

نَجاستوں کے متعلق احکام

نَجاست دو قسم ہے، ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔ (1)

"الفتاوی الخانية"، ج١، ص١٠، و "نورالإيضاح"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس... إلخ، ص٣٦.

مسئلہ ۱: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا، اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے، کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے، اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا، اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی، مگر خلافِ سنّت ہوئی، اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٧١.

مسئلہ ۲: اگر نَجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زِیادہ کے معنی یہ ہیں، کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زِیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ رتی ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب، تو درہم سے مراد، اس کی لنبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی، یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زِیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔ (3)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٧١. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٨٣.

مسئلہ ۳: نجس تیل کپڑے پر گرا، اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا، پھر پھیل کر درہم کے برابر ہوگیا، تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے، اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہوگیا۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ٤: نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے، کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (5)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب

الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج١، ص٥٧٨.

مسئلہ ۵: نَجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے، اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے، تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کُل ناپاک ہو جائے گی، اگرچہ ایک قطرہ گرے، جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دَہ دردَہ نہ ہو۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج١، ص٥٧٩.

مسئلہ ٦: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب ہو، نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر مونھ قے، حَیض ونِفاس واِستحاضہ کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

مسئلہ ۷: شہیدِ فقہی (3) (یعنی وہ جسے غسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا۔ ۱۲منہ) کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو، پاک ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

مسئلہ ۸: دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے، یوہیں ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (5) الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج١، ص٢٦٩، ٢٧٠.

مسئلہ ۹: بلغمی رطوبت ناک یا مونھ سے نکلے نجس نہیں، اگرچہ پیٹ سے چڑھے، اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔ (6)

"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج١، ص٢٦٣. و "حاشية الطحطاوي على الدر المختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٧٩.

مسئلہ ۱۰: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غلیظہ ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے، محض غلط ہے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦. و"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٧٤.

مسئلہ ۱۱: شِیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا، اگر بھر مونھ ہے نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦١.

مسئلہ ۱۲: خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی، (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبحِ شرعی کے مرجائے مردار ہے، اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بُت پرست یا مُرتد کا ذبیحہ، اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست، سب ناپاک ہوگیا اور اگر حرام جانور ذبحِ شرعی سے ذبح کرلیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہوگیا، اگرچہ کھانا حرام ہے، سوا خنزیر کے، کہ وہ نجس العین ہے، کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سوئر کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اُڑے، اس کی بیٹ، جیسے مرغی اور بَط، چھوٹی ہو خواہ بڑی، اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس

جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے، اگر چہ ذبح کیے گئے ہوں، یوہیں ان کی کھال، اگر چہ پکالی گئی ہو اور سُوئر کا گوشت اور ہڈّی اور بال، اگر چہ ذبح کیا گیا ہو، یہ سب نَجاستِ غلیظہ ہیں۔ (1) "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۳۹۵،۴۰۵. "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۳۹۵،۴۰۵.

مسئلہ ۱۳: چھپکلی یا گرگٹ کا خون نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (2) "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۳۹۸.

مسئلہ ۱۴: انگور کا شِیرہ کپڑے پر پڑا، تو اگر چہ کئی دن گزر جائیں، کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۵: ہاتھی کے سُونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۸. و "نور الإيضاح" و "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ص۳۷.

مسئلہ ۱۶: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب، نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرا، باز، بہری) اس کی بیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶.

مسئلہ ۱۷: چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۵۷۴.

مسئلہ ۱۸: جو پرند حلال اُونچے اُڑتے ہیں، جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔ (6) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۴۰۰.

مسئلہ ۱۹: ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، ج۱، ص۶۲۰، و مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۲۱.

مسئلہ ۲۰: ہر جانور کے پتّے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پتّا نَجاستِ غلیظہ اور حلال کا نَجاستِ خفیفہ ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج۱، ص۶۲۰.

مسئلہ ۲۱: نَجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مِل جائے تو کُل غلیظہ ہے۔ (2)

مسئلہ ۲۲: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۳: پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (4)

مسئلہ ۲۴: جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵: جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶: گوشت، تلّی، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سَن جائیں تو ناپاک ہیں، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (6)

مسئلہ ۲۷: جو بچہ مُردہ پیدا ہوا، اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگرچہ اس کو غُسل دے لیا ہو، نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی، جب بھی نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو غُسل دے کر گود میں لیا تھا تو ہو جائے گی، مگر خلافِ مستحب ہے، یہ اَحکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو، اور کافر کا مُردہ بچہ ہے، تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غُسل دیا ہو یا نہیں۔ (7)

مسئلہ ۲۸: اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی، اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔ (8)

مسئلہ ۲۹: روئی کا کپڑا اُدھیڑا گیا اور اس کے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا، تو اگر اس میں سوراخ ہے، تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرلے، اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔ (1)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج۱، ص٤٢١.

مسئلہ ۳۰: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نَجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: إذا صرح... إلخ، ج۱، ص٥٨٢.

مسئلہ ۳۱: حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۳۲: چُوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑگئی تو آٹا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی، تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کردیں، باقی میں کچھ حَرَج نہیں۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦، ٤٨.

مسئلہ ۳۳: ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦.

مسئلہ ۳۴: ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا، یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نَم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا، بشرطیکہ نَجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا، اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو، اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے، تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا، اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص٦١٧.

مسئلہ ۳۵: بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے، اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو، ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی، تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔ (6)

المرجع السابق، ص٦١٦.

مسئلہ ۳۶: بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۷: جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ سُوکھ گئی، بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا، جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ۳۸: نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا، اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (2) المرجع السابق

مسئلہ ۳۹: ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔ (3) المرجع السابق

مسئلہ ۴۰: میانی تر تھی اور ہوا نکلی، تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۴۱: ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں، یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اُٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا، اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۴۲: اُپلے کا دُھواں روٹی میں لگا، تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

مسئلہ ۴۳: کوئی نجس چیز دَہ دردَہ پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا، ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں، تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔ (6) المرجع السابق

مسئلہ ۴۴: پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (7) "المحیط البرهاني"، کتاب الطهارات، الفصل السابع في النجاسات وأحكامها، ج١، ص٢١٦. و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ۴۵: راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی، ہو گئی، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في العفو عن طين الشارع، ج١، ص٥٨٣.

مسئلہ ۴۶: سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (9) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ۴۷: آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر، تھوڑے پانی (یعنی دَہ دردَہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک

ہو گیا، اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔ (1) "منية المصلي"، بيان النجاسة، ص۱۰۸.

مسئلہ ۴۸: بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا، پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

مسئلہ ۴۹: پاک مٹی میں ناپاک پانی مِلایا تو نجس ہو گئی۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۰: مٹی میں ناپاک بھس ملایا، اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زِیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو، ناپاک ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۱: کُتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو، بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (5) الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۴، ص۴۰۱. و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۸.

مسئلہ ۵۲: کُتّے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لُعاب ناپاک ہے، آٹے میں مونھ ڈالا، تو اگر گُندھا ہوا تھا، تو جہاں اس کا مونھ پڑا، اس کو علیحدہ کر دے، باقی پاک ہے اور سُوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ ۵۳: آبِ مُستعمَل پاک ہے نوشادر پاک ہے۔ (6) "نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، ص۳، و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في العرقيّ الذي يستقطر من دردي الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، ج۱، ص۵۸۴.

مسئلہ ۵۴: سوا سوئر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو، اور بال اور دانت پاک ہیں۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج۱، ص۳۹۹. و "الفتاوی الرضوية"، ج۴، ص۴۷۱.

مسئلہ ۵۵: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں، ہاں بہتر ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۵۶۶.

مسئلہ ۵۶: جو گوشت سَڑ گیا، بدبُو لے آیا، اس کا کھانا حرام ہے، اگرچہ نجس نہیں۔ (9) الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۲۰.

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نَجاست کہتے ہیں) جیسے شراب، یا غلیظ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں، پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۵.

مسئلہ ۱: جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے، اگر اُوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں، تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی، یوہیں اگر شراب، مثلاً مونھ تک بھری تھی، پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا، اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا، پاک نہ ہوگا۔

اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر پلی (2) تیل یا گھی نکالنے کا آلہ۔ ٹیڑھا چمچہ۔ وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے، اور پیاز، لہسن شراب میں پڑ گئے تھے، سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے (3) "الفتاوی الهندية"،

كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.

مسئلہ ۲: شراب میں چوہا گر کر پھول پھَٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا، اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا، تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے، اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا، تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۳: شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا، یا کُتّے نے مونھ ڈال دیا، یا ناپاک سرکہ ملا دیا، تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ٤: شراب کو خریدنا، یا منگانا، یا اُٹھانا، یا رکھنا حرام ہے، اگرچہ سرکہ کرنے کی نیّت سے ہو۔

مسئلہ ٥: نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب

الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.

مسئلہ ٦: اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بُجھ گیا تو ناپاک۔ (7) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة،

الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۷: جو چیزیں بذاتہٖ نجس نہیں بلکہ کسی نَجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نَجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب، کہ ان سے نَجاست کو دور کر سکتے ہیں، تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔ (1) "الفتاوی

الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤١.

فائدہ: بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے، کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ ۸: مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۹: تھوک سے اگر نَجاست دور ہو جائے، پاک ہو جائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی، پھر کئی بار دودھ پیا، یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی، اور شرابی کے مونھ کا مسئلہ اوپر گزرا۔ (2) "الفتاوی الهندية"،

كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.

مسئلہ ۱۰: دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا، کہ ان سے نَجاست دور نہ ہوگی۔ (3) "تبيين

الحقائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص١٩٤.

مسئلہ ۱۱: نَجاست اگر دَلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا

کرلینا مستحب ہے۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الأول، ج ۱، ص ٤١.

مسئلہ ۱۲: اگر نجاست دور ہوگئی، مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھولیا پاک ہوگیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الأول، ج ۱، ص ٤٢.

مسئلہ ۱۳: کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی، تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہوجائے گا، اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ (6) "فتح القدیر"، کتاب الطھارات، باب الأنجاس وتطھیرھا، ج ۱، ص ١٨٤.

مسئلہ ۱۴: زعفران یا رنگ، کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا، اس میں کسی بچے نے پیشاب کردیا، یا اور کوئی نجاست پڑ گئی، اس سے اگر کپڑا رنگ لیا، تو تین بار دھوڈالیں، پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۵: گودنا کہ سوئی چبھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو، تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سُرمہ کہ اس پر ڈالا گیا، وہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اس جگہ کو دھوڈالیں، پاک ہوجائے گی، اگرچہ ناپاک سُرمہ کا رنگ بھی باقی رہے، یوہیں زخم میں راکھ بھردی، پھر دھولیا پاک ہوگیا، اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ ۱۶: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھولینے سے پاک ہوجائے گا، اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلّف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے، لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، مطلب في حکم الصبغ... إلخ، ج ۱، ص ٥٩١.

مسئلہ ۱۷: اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا، اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کرکے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الأول، ج ۱، ص ٤٢. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، مطلب في حکم الوشم، ج ۱، ص ٥٩٤.

مسئلہ ۱۸: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا، مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے، تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ٥٩٤.

مسئلہ ۱۹: پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کرلینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں

ناپاک ہیں۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ٤٢.

مسئلہ ۲۰: پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا، تو یہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے، یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۱: کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے، کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے، اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا، تو یہ پانی ناپاک ہے۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ٤٢.

مسئلہ ۲۲: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ٤٦.

مسئلہ ۲۳: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے، یوہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا، وہ چیز پاک ہوگئی، اسے ہر مرتبہ کے بعد سُوکھانا ضروری نہیں، یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں، اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔ (3)

"البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ٤١٣.

مسئلہ ۲٤: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن، یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔ (4) المرجع السابق، ص ٤١٤.

مسئلہ ۲۵: ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲٦: پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہوگیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں، ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔ (5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ٤٣.

مسئلہ ۲۷: دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا، بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں، پاک ہوجائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہوجائے کہ پانی نجاست کو بہا لے گیا، پاک ہوگیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔ (6) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہوگیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہوگئی، مگر یہ نہیں معلوم

کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے، تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر انداز سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے، جب بھی پاک ہو جائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا، جب بھی پاک ہے، مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو، کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے، اور نمازوں کا اعادہ کرے، اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"،

كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٣.

مسئلہ ۲۹: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں، بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٣.

مسئلہ ۳۰: لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار، نجس ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی، اور اس صورت میں نجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوہیں چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے، پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۱: آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتّے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے، پاک ہو جاتی ہیں (4)

المرجع السابق. ـ

مسئلہ ۳۲: مَنی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ بعد مَلنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و

أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.

مسئلہ ۳۳: اس مسئلہ میں عورت و مرد، اور انسان و حیوان، و تندرست و مریضِ جریان سب کی مَنی کا ایک حکم ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٥٦٧.

مسئلہ ۳۴: بدن میں اگر مَنی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب

السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.

مسئلہ ۳۵: پیشاب کر کے طہارت نہ کی، پانی سے نہ ڈھیلے سے، اور مَنی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ مَلنے سے پاک نہ ہوگی، بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا مَنی جست کر کے نکلی کہ اس موضعِ نجاست پر نہ گزری تو مَلنے سے پاک ہو جائے گی۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٥٦٥.

مسئلہ ۳۶: جس کپڑے کو مَل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ (2) "الفتاوى الهندية"،

كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.

مسئلہ ۳۷: اگر مَنی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے، تو دھونے سے پاک ہوگا، مَلنا کافی نہیں۔ (3) المرجع

السابق.

مسئلہ ۳۸: موزے یا جوتے میں دَلدار نَجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، مَنی تو اگرچہ وہ نَجاست تر ہو، کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۹: اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نَجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں، جب بھی پاک ہو جائیں گے، اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نَجاست سُوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (5)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦٢.

مسئلہ ۴۰: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نَجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہو گئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے، مگر اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب

الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۱: جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو، پھر وہ کوآں سُوکھ جائے تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ ۴۲: درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہو گی بلکہ دھونا ضروری ہے، یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں، تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔ (7) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و

أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤. و "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج١، ص١٢.

مسئلہ ۴۳: اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے، ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔ (8)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۴: چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔ (1) "النهر الفائق"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١،

ص١٤٤.

مسئلہ ۴۵: کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہو گی، اور جو زمین میں وصل ہے، زمین کے حکم میں ہے۔ (2)

مسئلہ ۴۶: جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہو گئی، پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی، تو اب بھی پاک ہی ہے۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۷: ناپاک مٹی سے برتن بنائے، تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہو گئے۔ (4)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۸: تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی، اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۴۹: اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔ (6) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۰: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۱: سُوئر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو، اور **بسم اللہ** کہہ کہ ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے، کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی، مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔ (8) "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصیب الثوب... إلخ، ج۱، ص۱۱.

مسئلہ ۵۲: سُوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھا لیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بد بو جاتی رہی ہو، کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی، اس پر نماز درست ہے۔ (9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب في أحکام الدباغة، ج۱، ص۳۹۳.

مسئلہ ۵۳: درندے کی کھال اگر چہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے، کتے کی کھال اگر چہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵۴: روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دُھننے سے اُڑ جانے کا گمانِ صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہو جائے گی، ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۵۵: غلّہ جب پیَر (1) (اناج صاف کرنے کی جگہ۔) میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا، تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا، یا اس میں سے مزدوری دی گئی، یا خیرات کی گئی، تو سب پاک ہو گیا اور اگر کُل بجنسہٖ موجود ہے تو ناپاک ہے، اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زِیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں، تو سب پاک ہو جائے گا۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۵.

مسئلہ ۵۶: رانگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷: جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا، تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں، اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمالِ نَجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۸: شہد ناپاک ہو جائے، تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زِیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے، تین مرتبہ یوہیں کریں پاک ہو جائے گا۔ (4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۲.

مسئلہ ۵۹: ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں، یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا، یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں، یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے، ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا، اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو، ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں، اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں، سب پاک ہو جائے گا، یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں، پاک ہو جائے گا۔ (1) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ٤، ص ٣٧٨ ـ ٣٨٠.

مسئلہ ٦٠: جانماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نَجاست ہو نماز میں حَرَج نہیں، ہاں نماز میں نَجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلوة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٩٢.

مسئلہ ٦١: کسی کپڑے میں نَجاست لگی اور وہ نَجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا، تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نَجاست نہیں لگی ہے، نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو، مگر جب کہ وہ نَجاست مَواضعِ سجود سے الگ ہو۔ (3) "غنیة المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص ٢٠٢.

مسئلہ ٦٢: جو کپڑا، دو تہ کا ہو، اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ج ٢، ص ٤٦٧.

مسئلہ ٦٣: لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا، تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں، ورنہ نہیں۔ (5) "غنیة المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص ٢٠٢.

مسئلہ ٦٤: جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سُوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ سُوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں، اگرچہ کپڑے میں تری ہو، مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے، کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ٦٥: آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا، تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو، تو معاف ہے۔

مسئلہ ٦٦: کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نَجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کرلے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔ (1) "الدر المختار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس،فصل الاستنجاء، ج١،ص٦٢٢.

مسئلہ ٦٧: فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے، مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں اِحتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کرلی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کرکے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفّار کے ان کپڑوں کے پاک کرلینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔ (2) "الفتاوی الرضوية" (الحديدة)، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج٤، ص٤٩٠.

استنجے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ﴾ (3) پ١١، التوبة: ١٠٨.

''اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔''

حدیث ١: سُنَن ابنِ ماجہ میں ابوایّوب وجابروانس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے؟'' عرض کی نماز کے لیے ہم وُضو کرتے ہیں اور جنابت سے غُسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا: ''تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔'' (4) "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء، الحديث: ٣٥٥، ص٢٤٩٩.

حدیث ٢: ابوداود وابن ماجہ زَید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''یہ پاخانے جنّ اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے۔''

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (5) "سنن أبي داود"، کتاب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا دخل الخلاء، الحديث: ٦، ص١٢٢٣.

حدیث ٣: صحیحین میں یہ دعا یوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (1) "صحيح البخاري"، کتاب الوضوء، باب مايقول عند الخلاء، الحديث: ١٤٢، ص١٥.

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

حدیث ٤: ترمذی کی روایت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے سِتر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لے۔ (2) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ما ذکر من التسمية عند دخول الخلاء، الحديث: ٦٠٦، ص١٧٠٥.

حدیث ۵: ترمذی وابن ماجہ ودارمی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے: " **غُفْرَانَکَ.** " (3) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٧، ص ١٦٣٠. ترجمہ: اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

حدیث ۶: ابن ماجہ کی روایت اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (4) "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٣٠١، ص ٢٤٩٥.

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔

حدیث ۷: حِصن حَصین میں ہے کہ یوں فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنْ بَطْنِیْ مَا یَضُرُّنِیْ وَاَبْقٰی فِیْهِ مَا یَنْفَعُنِیْ (5) "الحصن الحصين"

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

حدیث ۸: متعدد کتب میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب پاخانے کو جاؤ تو قِبلہ کو نہ مونھ کرو نہ پیٹھ، اور عضوِ تناسُل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔'' (6) "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، الحديث: ١٥٣، ص ١٦.

"صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب لاتستقبل القبلة... إلخ، الحديث: ١٤٤، ص ١٥.

حدیث ۹: ابوداود و ترمذی و نسائی اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب بیت الخلا کو جاتے، انگوٹھی اُتار لیتے (1) "جامع الترمذي"، أبواب اللباس... إلخ، باب ماجاء في نقش الخاتم، الحديث: ١٧٤٦، ص ١٨٣٠، کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

حدیث ۱۰: ابوداود و ترمذی نے انھیں سے روایت کی، جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔ (2) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الاستتار عند الحاجة، الحديث: ١٤، ص ١٦٣٠.

حدیث ۱۱: ابوداود جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے، تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (3) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب التخلي عند قضاء الحاجة، الحديث: ٢، ص ١٢٢٣.

حدیث ۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ترمذی و نسائی نے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔'' (4) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية مايستنجي به، الحديث: ١٨، ص ١٦٣١. اور ابوداود کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔ (5) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب ما ينهى عنه أن يستنجي به، الحديث: ٣٩، ص ١٢٢٥.

حدیث ۱۳: ابوداود و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مُغفَّل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

نے فرمایا: ''کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔'' (6)

"سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في البول في المستحم، الحديث: ٢٧، ص ١٢٢٤.

حدیث ۱۴: ابوداود ونسائی عبداللہ بن سَرجِس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔ (7)

"سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر، الحديث: ٢٩، ص ١٢٢٤.

حدیث ۱۵: ابوداود وابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے فرمایا: ''تین چیزیں جو سببِ لعنت ہیں، ان سے بچو: گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔'' (8)

"سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، الحديث: ٢٦، ص ١٢٢٤.

حدیث ۱۶: امام احمد و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔ (9)

"جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في النهي عن البول قائما، الحديث: ١٢، ص ١٦٣٠.

حدیث ۱۷: امام احمد وابوداود وابن ماجہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں، تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔'' (1)

"سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الخلاء، الحديث: ١٥، ص ١٢٢٣.

حدیث ۱۸: صحیح بُخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا: ''کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) مُعذَّب نہیں ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا''، پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا: ''اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف (2) ہو۔'' (3)

(اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے۔ ۱۲ منہ)

"صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، الحديث: ٢١٨، ص ٢٠.

استنجے کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱: جب پاخانہ پیشاب کو جائے، تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفۡرَانَکَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَذۡهَبَ عَنِّیۡ مَا یُؤۡذِیۡنِیۡ وَاَمۡسَکَ عَلَیَّ مَا یَنۡفَعُنِیۡ کہے۔ (4)

''ردالمحتار''، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج ١، ص ٦١٥.

مسئلہ ۲: پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف مونھ ہو نہ پیٹھ، اور یہ حکم عام ہے،

چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں، اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونھ یا پُشت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے، اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرما دی جائے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٠٨. و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الفصل الثالث في الاستنجاء، ج١، ص٥٠.

مسئلہ ٣: بچّے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچّے کا مونھ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٠.

مسئلہ ٤: پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ مونھ ہو نہ پیٹھ، یوہیں ہَوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج١، ص٦١٠، ٦١٢.

مسئلہ ٥: کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے، یا پانی میں، اگرچہ بہتا ہوا ہو، یا گھاٹ پر، یا پھلدار درخت کے نیچے، یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو، یا سایہ میں، جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں، یا قبرستان، یا راستہ میں، یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں، ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے، یوہیں جس جگہ وضو یا غُسل کیا جاتا ہو، وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (2) المرجع السابق، ص ٦١١۔٦١٣. و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الثالث، ج١ ص٥٠.

مسئلہ ٦: خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے، یہ ممنوع ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج١، ص٦١٢.

مسئلہ٧: ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اُڑ کر آئیں، پیشاب کرنا ممنوع ہے، ایسی جگہ کو کرید کر نرم کر لے، یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الثالث، ج١، ص٥٠.

مسئلہ ٨: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا، یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول، یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے، یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔ (5) المرجع السابق، و "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج١، ص٦١٣.

مسئلہ ٩: جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے، اور نہ حاجت سے زِیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلۂ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے، اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے، اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے، اور پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھنکارے، نہ بار

بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپا لے، جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے، اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھو لے اور طہارت خانہ میں یہ دُعا پڑھ کر جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط ۔(1) (اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں۔ اے اللہ تُو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے، جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔ ۱۲) پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام، اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے، اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں، پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دُعا پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِيْ ۔(2)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٥٠. و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٥. حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا اے اللہ تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دُور کر۔ ۱۲

مسئلہ ۱۰: آگے یا پیچھے سے جب نَجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے، اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔(3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

مسئلہ ۱۱: آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اَور نَجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے، یا اس جگہ خارِج سے نَجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے۔(4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

مسئلہ ۱۲: ڈھیلوں کی کوئی تعداد مُعیّن سنّت نہیں، بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنّت ادا ہو گئی، اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنّت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے، اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے، کہ طاق ہو جائیں۔

(1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

مسئلہ ۱۳: ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نَجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زِیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درم سے زِیادہ سَن جائے تو دھونا فرض ہے، مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنّت رہے گا۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا، یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے، دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اور کرلیا تو طہارت ہو جائے گی، جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے، اس کی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي... إلخ، ج۱، ص ۶۰۱.

مسئلہ ۱۵: پرائی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں، اگر چہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ ۱۶: ہڈی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگر چہ ایک آدھ پیسہ سہی، ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج۱، ص ۶۰۵.

مسئلہ ۱۷: کاغذ سے استنجا منع ہے، اگر چہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو، یا ابو جہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج۱، ص ۶۰۶.

مسئلہ ۱۸: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا، تو اسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص ۵۰.

مسئلہ ۱۹: آلہ کو دہنے ہاتھ سے چھونا، یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے۔ (7) المرجع السابق، ص ۴۹.

مسئلہ ۲۰: جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کرلیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔ (8) المرجع السابق، ص ۵۰.

مسئلہ ۲۱: پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے، کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے، اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف، اور تیسرا آگے سے پیچھے کو، اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو، اور دوسرا آگے سے پیچھے کو، اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص ۴۸.

مسئلہ ۲۲: عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔ (2) "نورالإيضاح"، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، ص ۱۰.

مسئلہ ۲۳: پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد، کام میں لانے کے، بائیں طرف ڈال دینا، اس طرح پر کہ جس رُخ میں نَجاست لگی ہو نیچے ہو، مستحب ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص ۴۸.

مسئلہ ۲۴: پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا، یا پھر آئے گا، اس پر اِستبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے، یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے، یا دہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دہنے پر رکھ کر زور کرنے، یا بلندی سے نیچے اترنے، یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے، یا کھنکارنے، یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے، اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی، مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے، اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد، فارغ ہونے کے، تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔(4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٩. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج ١، ص ٦١٤.

مسئلہ ۲۵: پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے، انگلیوں کا سرا نہ لگے، اور پہلے بیچ کی انگلی اُونچی رکھے، پھر جو اس سے متصل ہے، اس کے بعد چھنگلیا اُونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے، تین انگلیوں سے زِیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔(5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٩.

مسئلہ ۲۶: ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔(6) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۷: عورت ہتھیلی سے دھوئے، اور بہ نسبت مرد کے زِیادہ پھیل کر بیٹھے۔(7) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے، مگر پھر دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔(1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٩.

مسئلہ ۲۹: جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے، دھونے میں زِیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے، تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں، مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے، اور مرض کا بھی احتمال ہے۔(2) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۰: روزے کے دنوں میں نہ زِیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔(3) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۱: مرد لُنجھا ہو تو اس کی بی بی استنجا کرا دے، اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر، اور بی بی نہ ہو، یا عورت کا شوہر نہ ہو، تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے، بلکہ معاف ہے۔(4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٩. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج ١، ص ٦٠٧.

مسئلہ ۳۲: زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے(5) "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المياه، ج ١، ص ٣٥٨. و "الفتاوی الرضویة" (الجديدة)، كتاب الطهارة، في ضمن الرسالة النور والنورق لاسفار الماء المطلق، ج ٢، ص ٤٥٢. اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو

ناجائز۔

مسئلہ ۳۳: وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اَولیٰ ہے۔

مسئلہ ۳٤: طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کرسکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے، اسراف میں داخل ہے۔(6)

(6) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء، ج٤، ص ٥٧٥، ملخصاً.

قد تم بحمد الله سبحنه و تعالیٰ هذا الجزء فی مسائل الطهارة وله الحمد اولا و اخرا و باطنا و ظاهرا کما یحب ربنا و یرضی وهو بکل شئٍ علیم ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم و صلی اللّٰه علی خیر خلقهٖ سیدنا و مولانا محمد و اٰله وصحبه و ا بنه و ذریته و علماء ملته و اولیاء امته اجمعین امین والحمد للّٰه رب العٰلمین. وانا الفقیر المفتقر الی اللّٰه الغنی ابو العلا امجد علی الاعظمی غفر اللّٰه له ولوالدیه. امین

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل

امام اہلسنت ، ناصر دین وملت ، محی الشریعہ کاسر الفتنہ ، قامع البدعہ ، مجدد المأتہ الحاضرہ ، صاحب الحجۃ القاہرہ ، سیدی و سندی وکنزی و ذخری لیومی وغدی اعلیٰ حضرت مولنٰا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام و المسلمین بفیوضھم و بر کاتھم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط. الحمد للہ و کفٰی علی عبادہ الذین اصطفٰے لاسیما علی الشارع المصطفٰے ومقتفیہ فی المشارع اولی الطھارۃ و الصفا فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ **بہار شریعت** تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولنٰا ابو العلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنٰی رزقہ اللہ تعالٰی فی الدارین الحسنٰی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعمل وفیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہلسنت میں شائع ومعمول اور دُنیا وآخرت میں نافع ومقبول فرمائے۔ آمین۔

والحمدللہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولنٰا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین امین ۱۲ . ربیع الأخر شریف ۱۳۳۵ھ ہجریہ علی صاحبھا والہ الکرام افضل الصلوٰۃ والتحیۃ امین .

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطا	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت
3	صحیح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالسلام، ریاض
4	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالسلام
5	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالسلام
6	سنن ابي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دارالسلام
7	جامع الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالسلام
8	سنن الدارقطني	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
9	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
10	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
11	صحیح ابن خزیمۃ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت
12	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
13	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
14	شعب الإیمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
15	الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
16	مشکاۃ المصابیح	شیخ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر، بیروت

کتب فقہ (حنفی)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	بدائع الصنائع	علامہ علاؤالدین ابی بکر بن مسعود کاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	دارالفکر، بیروت
3	الفتاوی الخانیۃ	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
4	الھدایۃ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دارالاحیاء التراث العربی
5	التجنیس والمزید	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	باب المدینہ، کراچی
6	منیۃ المصلی	علامہ سدیدالدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
7	تبیین الحقائق	علامہ فخرالدین عثمان بن علی، متوفی ۷۴۲ھ	کوئٹہ
8	شرح الوقایہ	علامہ صدرالشریعہ عبیداللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
9	الفتاوی التاتارخانیۃ	علامہ عالم بن العلاء انصاری دہلوی، متوفی ۷۸۲ھ	باب المدینہ، کراچی
10	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
11	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
12	الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام	علامہ احمد بن فراموز ملا خسرو، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی

13	غنية المتملي شرح منية المصلي	علامہ محمد ابراهیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
14	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
15	الفتاوی زینیة	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	باب المدینہ، کراچی
16	الاشباہ والنظائر	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
17	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت
18	النهر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراهیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
19	حاشية الشلبية على تبيين الحقائق	علامہ احمد بن محمد شلبی، متوفی ۱۰۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
20	نور الإيضاح ومراقي الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
21	مجمع الأنهر	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۷۸ھ	کوئٹہ
22	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت
23	الفتاوی الهندیة	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ وعلمائے ہند	کوئٹہ
24	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت
25	حاشية الطحطاوي على الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحطاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ

26	الفتاوی الرضویۃ (الجدیدۃ)	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
27	جد الممتار	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۴۰ھ	ہند